شریعت و تصوف

فن تصوف پر لاجواب مدلل کتاب

تالیف

مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

☎ 061-540513-519240

شریعت و تصوّف

فن تصوف کی مکمل و مدلل کتاب

تالیف لطیف

مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ

خلیفۂ ارشد

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ناشر

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

☎ 061-540513-519240

ہیں۔ جن کا اقرار خود اصحاب واقعات نے کیا البتہ دوسروں پر بدوں دلیل شرعی حجت نہیں۔ ہ نیز اسی فراست صادقہ کی بنا پر زبانی کلام اور تحریر سے اندرونی امراض کا حال معلوم کر لینا تو اب بھی بہت سوں کو حاصل ہے۔

کشف: یہ بھی ایک حال رفیع ہے جب کہ اتباع شرع کے ساتھ ہو عالم غیب کی اشیاء کا منکشف ہونا کشف کہلاتا ہے۔

دلیل: بخاری و مسلم و ترمذی شریف میں حضرت انس بن نضرؓ کا قول مروی ہے فرمایا کہ میں جبل احد کے پیچھے سے جنت کی خوشبو پاتا ہوں اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں، دو شخص دیکھے جن پر سفید کپڑے تھے اور سخت لڑائی لڑ رہے تھے میں نے ان کو نہ پہلے کبھی دیکھا تھا نہ بعد میں دیکھا یعنی وہ دونوں فرشتے جبرئیل و میکائیل علیہما السلام تھے (بخاری مسلم) ان کا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر آ جانا حدیث میں صراحتہً مذکور ہے تو مدلول حدیث کشف ملائکہ ہے۔

کشف دو طرح پر ہے

کشف کونی، کشف الٰہی، کشف کونی یہ کہ باوجود بعد مکانی یا زمانی کے کسی کسی چیز کا حال معلوم ہو جائے۔ وہ بعد مکانی یا زمانی اس کے لئے حجاب نہ رہے۔ کشف الٰہی یہ کہ علوم و اسرار و معارف متعلق سلوک کے یا متعلق ذات و صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں یا عالم مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر مکشوف ہوں اور واردات غریبہ و مواجید مثل ذوق و شوق محبت و انس و ہیبت اور انکشاف اسرار احکام و حسن معاملہ **فیما بینہ و بین اللہ** وغیرہ فائض ہوں۔ یہ علوم کشف الٰہی کہلاتے ہیں۔

انتباہ: یہ ایسے احوال عجیبہ و عجوبہ ہیں کہ ان کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت گرد ہے۔

انتباہ: کشف کونی، کشف الٰہی کے سامنے نہ لذت میں اس کے گرد کو پہنچتا ہے نہ قرب میں اس کو کوئی دخل ہے۔

انتباہ: بعض اوقات اہل کشف کو خود اپنے کشف کی حقیقت کا ادراک نہیں ہوتا جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملائکہ کا کشف تو

ہوا مگر یہ اطلاع نہ ہوئی کہ یہ ملائکہ ہیں۔

یہ انتباہ اور تحقیق اس درجہ کی ہے کہ جو شخص اس سے آگاہ ہو جائے گا وہ کشف میں اپنی فہم ورائے پر ہرگز اعتماد نہ کرے گا اور بہت سی غلطیوں سے محفوظ رہے گا۔

انتباہ: بزرگوں کو جو کشف ہوتا ہے ان کے اختیار میں نہیں۔ یہاں تک کہ نبیوں کا کشف بھی ان نبیوں کے اختیار میں نہیں۔ دیکھ لیجئے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو مدت تک یوسف علیہ السلام کی خبر نہ ہوئی اور جب خبر آنے کا وقت آیا تو میلوں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتہ کی خوشبو آنے لگی۔ تو بس معلوم ہوا کہ یہ ضروری نہیں کہ بزرگوں کو ہر وقت کشف ہوا کرے۔

انتباہ: یاد رکھئے کہ کشف ہونا کوئی بڑا کمال نہیں۔ یہ مجاہدہ وریاضت سے کافر کو بھی ہونے لگتا ہے مجنونوں کو بھی کشف ہوتا ہے اس لئے کشف بالکل قابل التفات نہیں ہے۔

کرامت: کرامت یہ ہے کہ جو کسی نبی کے متبع کامل سے خلاف عادت الٰہی کوئی بات صادر ہو اور اسباب طبعیہ سے وہ اثر نہ پیدا ہوا ہو۔ خواہ وہ اسباب جلی ہوں یا اسباب خفی ہوں پس اگر وہ امر خلاف عادت نہ ہو یا اسباب طبعیہ جلی یا خفی سے ہو وہ کرامت نہیں ہے۔

انتباہ: جو شخص اپنے کو کسی نبی کا متبع نہیں کہتا وہ بھی کرامت نہیں جوگیوں ساحروں وغیرہ سے بعض ایسے امور صادر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ شخص مدعی اتباع نبی کا تو ہے مگر واقع میں متبع نہیں ہے۔ خواہ اصول میں خلاف کرتا ہو۔ جس طرح اہل بدعت' یا فروع میں خلاف کرتا ہو جیسے فاسق فاجر مسلمان۔ اس سے بھی اگر ایسا امر صادر ہو تو وہ بھی کرامت نہیں ہے بلکہ استدراج ہے اور یہ سخت مضر ہے کہ یہ شخص خرق عادت ہونے کی وجہ سے اپنے کو کامل سمجھے گا اور اس دھوکہ میں کبھی حق کے طلب کرنے اور اتباع کرنے میں کوشش نہیں کرے گا۔ نعوذ باللہ یہ بڑا خسران ہے پس کرامت اس وقت کہلائے گی جب کہ اس کا محل صدور مومن متبع سنت کامل التقویٰ ہو۔

انتباہ: کرامت کے لئے نہ اس ولی کو اس کا علم ہونا ضروری اور نہ قصد کا ہونا ضروری ہے اس لئے کرامت کی تین قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ علم بھی ہو قصد بھی ہو۔ جیسے حضرت عمر